

### انتہائے عشق

قسط نمبر چار پانچ #

از پری وش #

اسنے چہرے پر آتی لٹ کو ہاتھ سے پیچھے کیا۔ سفید ٹروزر، لال شرٹ کے ساتھ سفید دوپٹہ  
اسکے شانوں پر پڑا تھا۔ بالوں کو اوپر کر کے کیچر میں قید کیا تھا جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر  
اسکے چہرے پر بکھر گئیں۔ ایک ہاتھ سے بال پیچھے کئے جبکہ دوسرے ہاتھ میں اسنے برش  
تھام رکھی تھی جسکی مدد سے وہ کینوس پر رنگ بکھیر رہی تھی۔ اسے پینٹ کرنا بہت پسند  
تھا جب بھی باقی تمام چیزوں سے دل اچاٹ ہوتا تو وہ رنگوں کی دنیا میں کھو جاتی۔ اب بھی  
وہ پچھلے ایک گھنٹے سے پینٹنگ روم میں تھی اور کینوس پر مہارت سے مختلف رنگوں سے  
کھیل رہی تھی۔ ان رنگوں بھری دنیا میں وہ اپنے تمام دکھ بھول کر کھوسی جاتی۔ پینٹ

## Classic Urdu Material

کرتے وقت وہ مکمل طور پر دنیا سے کٹ جاتی تھی۔ اب بھی وہ مگن سی اپنے کام میں  
"مصرف تھی جب دروازے پر نوک ہوئی۔ اسنے ہاتھ روک کر پوچھا۔ "کون؟"

باجی میں نوری۔ "دروازے کے پار سے جواب آیا۔"

آجاؤ نوری۔ "اسنے دوبارہ برش کینوس پر چلاتے ہوئے اجازت دی۔ وہ دروازہ کھول کر"  
اندراخل ہوئی۔ نازی کو پینٹ کرتے دیکھ کر مسکرانے لگی۔ "مجھے معلوم تھا آپ ضرور  
پینٹنگ کر رہی ہو نگیں اسلئے میں بھاگی چلی آئی۔" اسنے خوشی سے کہا۔

اچھا میڈم۔۔۔ تو کیا تم نے میری مدد کرنی ہے پینٹ کرنے میں؟ "نازی نے مصرف

انداز میں پوچھا

نہیں باجی۔۔۔ آپکی طرح مجھے رنگوں کی کہاں سمجھ ہے۔ بس اس کمرے میں آکر مجھے

لگتا ہے میں خوابوں کی دنیا میں آگئی ہوں۔ اسلئے مجھے یہاں آنا اچھا لگتا ہے۔" اسنے

مسکراتے ہوئے ارد گرد نظر دوڑا کر کہا۔ اسکی بات پر نازی کے لب مسکرا اٹھے۔ "ناولز

پڑھ کے خوابوں کی دنیا میں تو تم ویسے بھی کھوئی ہی رہتی ہو بی بی۔" اسنے پینٹنگ کو فائنل

## Classic Urdu Material

ٹچ دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "اسی لئے تو مجھے آپکا یہ کمرہ بہت ہی اچھا لگتا ہے باجی۔ یہ بھی ناولز کی طرح فیری ٹیل سی دنیا لگتی ہے۔ جہاں دنیا کی تلخی نہیں ہے۔ بس بے شمار خوبصورت رنگ بکھرے ہیں جو ہاتھ تھام کر آپکو ایک نئی دنیا میں لے جاتے ہیں جو بہت حسین بہت خوبصورت ہے۔" وہ مگن سی بول رہی تھی۔ نازلی نے کام مکمل کر کے برش رکھی پھر پلٹ کر نوری کو دیکھا۔ نوری کے چہرے پر معصوم سی خوشی تھی۔ جس نے اسکی آنکھوں کو نور بخشہ تھا۔ اسکا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ نازلی اسے دیکھ کر نرمی سے مسکرائی۔ پھر اسے پکڑ کر ابھی مکمل کی گئی پینٹنگ کے سامنے کھڑا کیا۔ "بتاؤ یہ کیسی ہے؟" ہمیشہ سے پینٹنگ کرتے وقت نوری ہی اسکی ساتھی ہوا کرتی تھی۔ وہی اسکی پینٹنگز کی تعریف کرتی، کبھی جب وہ پینٹ کر رہی ہوتی تو میڈم آکر اسکے پاس خاموشی سے بیٹھ کر اسکا کام دیکھتی۔ وہ جب بھی حسن ولا آتی اور نازلی کو سامنے نہ پاتی تو سمجھ جاتی تھی کہ اسکی باجی صاحبہ پینٹنگ کرنے میں مصروف ہوگی تو پھر وہ جھٹ سے بھاگی بھاگی اس روم تک آ جاتی۔

نازلی کے پوچھنے پر نوری نظریں جما کر پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔ جہاں لڑکی ایک درخت سے

## Classic Urdu Material

بندھے جھولے پر بیٹھی تھی۔ اس جگہ پر دور دور تک سبزہ پھیلا تھا۔ اسکے کھلے بال ہوا سے پیچھے کی طرف اڑ رہے تھے۔ وہ چہرہ اٹھا کر آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ آسمان پر پھیلے دھنک کے رنگ جیسے اسکے چہرے پر بھی بکھرے تھے۔ اس خوبصورت پینٹنگ میں رنگوں کا جہان آباد تھا پر مکمل اور اس قدر خوبصورت ہوتے ہوئے بھی اس پینٹنگ میں کہیں کچھ کمی تھی۔ ہاں۔۔۔۔ وہاں خوشی کے رنگوں کی کمی تھی۔ اس پھول چہرہ لڑکی کی حسین آنکھوں میں خوشی کے رنگ نہ تھے بلکہ ان میں اداسی تھی جہاں ہلکی ہلکی نمی کا گمان ہوتا تھا۔ وہ حسین آنکھیں حسرت سے آسمان کو دیکھ رہی تھیں۔ جیسے انہیں کسی چیز کی کمی ہو، جیسے ان میں کوئی انجانا سادکھ ہو۔

نوری مبہوت سی پینٹنگ سے نظریں ہٹا کر نازی کو دیکھنے لگی۔

بہت بہت پیاری نازی باجی۔۔۔۔ "اسنے مگن انداز میں کہا۔"

کون میں یا یہ پینٹنگ؟ "نازی نے شرارت سے پوچھا۔ نوری ایک دم چونک کر ہنسنے لگی۔

"آپ تو ہیں ہی پیاری۔۔۔۔ پر ابھی میں اس پینٹنگ کی بات کر رہی ہوں۔" وہ سر ہلا



## Classic Urdu Material

کر مزے سے بولی۔ "افف نازی باجی آپ اتنی اچھی پیٹنگ کر کیسے لیتی ہیں؟" وہ ایک بار پھر پیٹنگ پر نظریں جما کر پوچھ رہی تھی۔

اللہ جانے۔۔۔ تمہیں یہ اچھی لگی؟" اسنے غور سے نوری کو دیکھ کر "پوچھا۔ "بہت۔۔ بہت زیادہ اچھی لگی۔" نوری معصومیت سے بولی۔ "تو یہ تمہاری ہوئی۔ جب دل کیا لے جاندا۔" اسنے نرمی سے کہا سچی؟؟؟" نوری اسے دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑی۔ "مچی۔۔۔" نازی اسکے ریاکشن پر "ہنسنے لگی۔

شکریہ باجی۔۔۔ میں ابھی اماں کو بتا کر آتی ہوں۔" وہ بچوں کی طرح اچھلتی خوشی سے "دیوانی ہوتی باہر بھاگی۔ نازی نے مسکرا کر اسے جاتے دیکھا پھر سر جھٹک کر ایک نظر پیٹنگ کو دیکھ کر دروازہ بند کرتی کمرے سے نکلی۔ سیڑھیاں اتر کر وہ کچن کی طرف بڑھی کہ اپنے لئے کافی بنالے پر جب اسنے ونڈو سے تابین کو لان میں بیٹھے دیکھا تو باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔ تابین کم ہی گھر میں پائی جاتی تھی۔ نازی کو اسکے ساتھ ٹائم اسپنڈ کرنا اچھا

لگتا تھا پر وہ زیادہ تر کام میں ہی مصروف رہتی تھی۔

آپ آج فری ہیں آپ؟ "اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ کر بولی "ابھی تک تو ہوں۔" "تاہن" نے مسکرا کر جواب دیا۔ "گریٹ۔۔ پھر کیوں ناں ہم دونوں بہنیں ایک ساتھ کافی پیئیں۔" وہ خوشگوار انداز میں بولی۔

"وائے ناٹ۔۔۔ پر کافی تمہارے ہاتھ کی ہونی چاہیے۔"

ضرور۔۔ "وہ مسکرائی۔" میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔ "چٹکی بجا کر جھٹ سے اٹھ کھڑی"

ہوئی۔ وہ دونوں عام بہنوں کی طرح نہیں تھی۔ نہ انکے بیچ مذاق تھا نہ شرارت بھری

لڑائی۔ بلکہ ایک ساتھ مل بیٹھنے کا وقت بھی کبھی کبھار ملتا تھا۔ نازی کو اسکے ساتھ ٹائم

گزارنا اچھا لگتا تھا پر تاہن کے پاس وقت کی کمی تھی۔ وہ بڑی کامیابی سے شہر کا مشہور ترین

بوٹک چلا رہی تھی۔ اسلئے زیادہ تر کام میں مصروف رہتی اور بچتا وقت اپنے دوستوں کے

بیچ گزارتی تھی۔ نازی فریش سی کافی کے دو کپ لے کر واپس آئی۔ تاہن کال پر بات کر

رہی تھی۔ اسنے مسکرا کر کپ ٹیبل پر رکھے پھر اسکے سامنے بیٹھ گئی۔

## Classic Urdu Material

اوہ ریلی یار۔۔۔ بس میں ابھی آئی۔ مجھے اگر معلوم ہوتا کہ وہ بھی آرہا ہے تو میں پہلے "ہی پہنچ جاتی۔۔۔ پر ابھی بھی دیر نہیں ہوئی۔ میں بس آرہی ہوں۔" تابین کی آواز میں چوڑیوں کی سی کھنک تھی۔ چہرہ پر جیسے دیے سے جل اٹھے تھے۔ نازی غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ تابین کال کٹ کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "آئم سوری بے بی پر ابھی کافی کا وقت نہیں ہے۔ مجھے جلدی کہیں جانا ہے۔ تم کافی انجوائے کرو بائے۔" وہ مسکرا کر جلدی سے کہتی اندر کی طرف بڑھی۔ نازی نے خاموشی سے اس کی پشت کو دیکھا پھر نظر جھکا کر کافی کے کپس کو۔ گہری سانس لے کر وہ سر اٹھا کر آسمان کو دیکھنے لگی۔ تابین کسی کی محبت میں گرفتار تھی یہ بات وہ جانتی تھی۔ پر تابین نے کبھی اس سے کوئی بات شیر نہیں کی تھی اور وہ بھی جھجک کے مارے پوچھ نہ سکی۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ دونوں بہنیں ایک ساتھ جڑی رہیں۔ پر دونوں کے بیچ بہت فاصلہ تھا۔ شاید اس کی بڑی وجہ ان کا سوتیلہ ہونا تھا۔ پر نازی نے تو کبھی اسے سوتیلہ نہیں مانا تھا تو کیا تابین کے دل میں کوئی ایسی بات تھی؟ وہ سوچوں میں الجھی تھی جب تابین کی کار اسٹارٹ ہونے کی آواز پر چونکی۔ نظر پھیر کر دیکھا تو گاڑی گیٹ سے باہر نکل رہی تھی۔ اس کے جاتے ہی وہ بھی خاموشی سے اٹھ کر اندر

## Classic Urdu Material

کی طرف بڑھنے لگی۔ کافی وہیں میز پر پڑی پڑی کب سے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

[illegible]

بس کر دو آبی۔۔۔ ہم نے سن لیا ہے کہ وہ فوجی کتنا اچھا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ "نور نے"

جھنجھلا کر کہا۔ وہ تینوں گراؤنڈ میں بیٹھی تھی۔ آبی صاحبہ نے صبح ایک عدد پیارے سے

فوجی کو دیکھ لیا تھا اور اب اسکے گن گانے میں مگن تھی کہ فوجی یہ فوجی وہ۔۔۔ اسکی باتوں پر

نازی مسکرا رہی تھی جبکہ نور نے جھنجھلا کر اسے روکا۔ نازی پہلی بار اسکی فوجیوں سے محبت

دیکھ اور سن رہی تھی جبکہ نور چوبیس گھنٹے سنتی تھی اسلئے جھنجھلا گئی۔ "ہو نہہ تم کیا جانو کہ

مجھے فوجی کتنے اچھے لگتے ہیں۔" آبی پیار سے بولی۔ "دیکھو نازی اسکو ہر فوجی اچھا لگتا

ہے۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ ایک کی بات ہو تو میں مان بھی لوں پر یہاں تو۔۔۔" نور

نے منہ بنا کر کہا۔ نازی دلچسپی سے انکی باتیں سن رہی تھی۔ "بکو اس نہ کرو نور کی

بچی۔۔۔ اچھا لگنے سے مراد کہ میں انکی بہت ریسپیکٹ کرتی ہوں۔ تھوڑی انہیں کوئی

بری نظر سے دیکھتی ہوں۔" اسنے نور کو گھوری سے نوازا۔ "تو کیا انہیں بھائی کی نظر سے



## Classic Urdu Material

دیکھتی ہو؟" نور نے نازی کو آنکھ مار کر شرارت سے کہا۔

کسی ایک کو چھوڑ کے باقی سب کو بھائی کی نظر سے ہی دیکھو گئی۔۔۔۔۔ پر فلحال نہیں کیونکہ " اتنے سارے فوجیوں میں سے کوئی ایک عدد تو میرے نصیب میں لکھا ہو گا ناں اور کیا پتہ اپنے " ان " کو ہی بھائی کہہ بیٹھوں تو کتنی بری بات ہے۔۔۔۔۔ توبہ توبہ " اسنے مزے سے کہتے کانوں کو ہاتھ لگایا۔ نازلی اور نور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستی چلی گئیں۔

سنا تم نے نازلی یہ "ان" کو بھائی کہنے سے ڈرتی ہے۔ "نور نے آنکھیں گھمائیں۔" ڈرنا "بھی چاہیے۔" آبی نے منہ بنایا۔

فکر نہ کرو میڈم تمہارے نصیب میں لکھا فوجی تمہیں جلد مل جائے گا۔ پھر ڈرنے والی " کوئی بات نہیں ہوگی۔ " نازی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

انشاء اللہ۔۔ انشاء اللہ۔ جلد ہی مل جائے گا۔ "آبی خوشی سے بولی"

کیسے بے شرمی سے کہہ رہی ہو۔ "نور نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔"

## Classic Urdu Material

ہٹوپرے۔ خود تو میرے لالہ پر قبضہ کر کے بیٹھی ہو۔ اب میری نیا بھی پار لگنے دو۔ "نور"  
کی بات پر آبی تپ کر بولی۔

گھر جا کر سب کو بتاتی ہوں کہ آبلش میڈم کو ایک عدد فوجی دولہا چاہیے وہ بھی جلد سے "  
جلد۔ "نور اسے چڑانے والے انداز میں بولی "دفع ہو جاؤ نور۔۔۔۔۔ آؤ نازی ہم دونوں  
کینٹین چلتے ہیں۔ اسے یہی سڑنے دو" وہ نازی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ نازی، نور کو  
دیکھ کر اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کرتی آبی کے ساتھ چلنے لگی۔ "ارے رک جاؤ  
ظالموں۔۔۔" نور چلا کر اٹھتی انکے پیچھے بھاگنے لگی جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر  
ہنستی ہوئیں تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی تھیں۔

.....

وہ تیار ہو کر ہینڈ بیگ لیتی کمرے سے باہر نکلی۔ وہ آبی کی طرف جارہی تھی۔ لیلیٰ نے اسے  
کال کی تھی کہ کچھ دوستوں کے لئے اسے گھر میں چھوٹی سی دعوت رکھی تھی۔ اسلئے وہ  
چاہتی تھی کہ نازی بھی ڈنر کے لئے انہیں جوائن کرے۔ نازی پہلے تو نہ مانی پر اسکے پیار

بھرے اسرار پر ماننا پڑا۔ اسنے کال کر کے باباجان سے اجازت لی۔ باباجان نے اسے کہا بھی تھا کہ جب بھی کہیں جانا ہوا کرے چلی جایا کرو انکی طرف سے اسے اجازت تھی پر پھر بھی وہ کہیں جاتے وقت ہمیشہ انکی اجازت لیا کرتی تھی۔ وہ باہر پورچ میں آئی تو تابین کی کار کے علاوہ اسے کوئی گاڑی نظر نہ آئی تو پلٹ کر واپس اندر گئی۔ "بوا۔ ڈرائیور کہاں گیا ہے؟" اسنے کچن میں جھانک کر نوری کی اماں ہاجرہ بوا سے پوچھا۔ "اسے تو بڑی بیگم صاحبہ نے کہیں بھیجا ہے نازی بی بی۔"

کب تک واپس آئے گا کچھ پتہ ہے؟" اسنے گھڑی دیکھ کر پوچھا۔ پہلے ہی اتنی دیر ہو چکی تھی۔

کچھ پتہ نہیں بی بی۔ "وہ اپنے کام میں مصروف بولیں۔ وہ اچھا کہتی وہاں سے ہٹی اور" ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر ڈرائیور کی واپسی کا انتظار کرنے لگی۔ اپنی کار اور ڈرائیور ہونے کے باوجود مثل بیگم اکثر گھر کے لئے رکھے ڈرائیور کو اپنے کاموں کے لئے بھیج دیا کرتی تھیں۔ جسکی وجہ سے باباجان نے اسکے لئے نئی کار لینی چاہی تھی پر وہ نہ مانی۔ اسکا کہنا تھا کہ

وہ کب اتنا کہیں آتی جاتی ہے جو اسے اپنی کار لینے کی ضرورت پیش آئے۔ پر اس وقت اسے واقعی کار کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ تابین جینز شرٹ پہنے، بالوں کی پونی ٹیل بنائے، تیار سی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔

تم یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو؟" اسنے نازی کو دیکھ کر پوچھا۔ "ڈرائیور کا انتظار کر رہی"

ہوں۔ آنی کے گھر جانا ہے پر ڈرائیور موجود نہیں ہے۔" نازی نے جواب

دیا۔ "اچھا۔" تابین موبائل پر انگلیاں چلاتی مصروف انداز میں بولی پھر قدم آگے بڑھا

دیے۔ "آپی آپ کہاں جا رہی ہیں؟" اسنے تابین کو جاتے دیکھ کر جلدی سے پوچھا۔ وہ

"رک کر اسکی طرف پلٹ کر بولی "بس دوست کی طرف جا رہی ہوں۔"

آپ مجھے آنی کے گھر ڈراپ کر دینگے؟" اسکی بات پر تابین نے کچھ پل سوچا پھر

بولی۔ "اوکے چلو۔" اسے آنے کا اشارہ کرتی وہ باہر کی طرف بڑھی۔ نازی مسکرا کر جلدی

سے اسکے پیچھے بھاگی۔ تابین ڈرائیو کر رہی تھی جب اسکا موبائل بجا۔ کال پک کر کے اسنے

دوسری طرف سے جو بات سنی تو اسکے چہرے پر روشنیاں سی چمک اٹھیں۔ نازی نے



## Classic Urdu Material

حیرت سے اسکے چہرے کو دیکھا۔ وہ سوچنے لگی کہ ایسی کون سی ہستی ہے جس کے بارے میں سن کر اسکی بہن کے چہرے پر دیے سے روشن ہو جاتے ہیں۔ تابین کال کاٹ کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔ "ڈارلنگ مجھے کچھ وقت کے لئے کلب جانا ہے۔ تم ساتھ چلو گی؟" اسنے نازلی کو دیکھ کر پوچھا۔

آپی کلب۔۔۔ میں نہیں جاسکتی۔ "نازلی نے صاف انکار کیا۔" اگر آپکو جانا ہے تو مجھے " واپس گھر چھوڑ دیں۔ "اسنے تابین کے چہرے کو دیکھا۔ "اتنا ٹائم نہیں ہے۔" تابین نے سر جھٹکا۔

کہیں وہ چلا ہی نہ جائے۔ "پھر جھنجھلا کر خود کلامی کی۔ نازلی نے اسکے چہرے کو بغور " دیکھا۔ "اچھا آپ چلی جائیں۔ میں کار میں بیٹھ کر آپکا انتظار کر لوں گی۔" نازلی کی بات پر تابین نے مسکرا کر لمبی سانس بھری پھر کار کا رخ کلب کی جانب موڑا۔ نازلی خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اُسکے چہرے پر خوشی اور بے چینی کے ملے جلے تاثرات تھے۔ تابین کے چہرے کو دیکھ کر اسے اس ہستی کو دیکھنے کا تجسس ہونے لگا۔ جسکے لئے اسکی آپی اس حد

## Classic Urdu Material

تک دیوانی تھی کہ جہاں اسکی موجودگی کا سنتی ہر کام چھوڑ کر وہاں دوڑی چلی جاتی۔

[illegible]

کار کلب کے سامنے رکی تو تابین اسے انتظار کرنے کا کہتی کار سے باہر نکلی۔ خوشی اُسکے انگ سے پھوٹ رہی تھی۔ نازلی نے ونڈو کے پارتا بین کوروشنیوں سے جگمگ کرتے کلب کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ایک پل اس کا دل کیا کہ اس شخص کو دیکھنے وہ بھی تابین کے پیچھے چلی جائے۔ پر جب کلب کا ماحول آنکھوں کے سامنے سے گزرا تو اسنے اپنے تجسس کا گلہ گھونٹا اور موبائل پر آئے نور کے مسیج کا جواب دے کر پھر لیلیٰ کو کال ملانے لگی تھی۔

وقت بہت گزر چکا تھا اور پتہ نہیں تابین کب واپس آتی اسلئے اسنے لیلیٰ کو انتظار کروانا مناسب نہ سمجھا اور اس سے معذرت کر لی کہ وہ کسی کام کی وجہ سے نہیں آپائے گی۔ اسلئے وہ اپنی دوستوں کے ساتھ انجوائے کرے۔ اسکے نہ آنے پر لیلیٰ ناراض تو ہوئی پر آخر میں اسکی معذرت قبول کر لی۔

تاہم نے کلب میں قدم رکھا تو میوزک کے شور اور رنگ برنگی روشنیوں نے اسکا استقبال

## Classic Urdu Material

کیا۔ وہاں ایک سے بڑھ کر ایک چہرہ تھا پر اسکی نظریں صرف اس شخص کو ڈھونڈھ رہی تھیں۔ جس نے اسے ایک زمانے سے اپنا دیوانہ بنا رکھا تھا۔ اسکے علاوہ اسے کوئی دوسرا بھاتا ہی نہیں تھا۔ تابین کی نگاہیں اسے ڈھونڈھ رہی تھی جب اسکی دوست رمشا اسکی طرف آئی۔

کہاں ہے وہ؟" اسنے بھیڑ پر نظر دوڑا کر بے تابی سے پوچھا۔  
افسوس یہ دیوانگی۔" رمشا ہنسی تھی۔

بتاؤ یار۔" تابین نے اسے گھورا۔

وہ وہاں۔۔ سب سے الگ کونے میں بیٹھا ہے تمہارا ہیرو۔" رمشا نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔  
تابین نے جلدی سے اس طرف دیکھا۔ لوگوں کی بھیڑ میں وہ الگ سا صوفے پر بیٹھا سگریٹ پینے میں مشغول تھا۔ وہ جلدی سے دو گلاس اور بیج جو س کے لیتی اسکی طرف بڑھنے لگی۔

وہ اپنے خیالوں میں مگن صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا۔ دماغ میں داور

کی باتیں گونج رہی تھی۔ "لالہ اُم جان آپکے لئے روتی رہتی ہیں۔ آپ ان سے ملنے آجائیں۔" پر وہ گاؤں کیسے جاتا۔ خان بابا نے اسے سختی سے منع کیا تھا اور کچھ اسکی اپنی ضد بھی آڑے آرہی تھی۔

آتم سوری اُم جان کہ میری وجہ سے آپ کی آنکھوں میں آنسو آئے۔ "اسنے جلتی" آنکھیں بند کر کے سگریٹ کا لمبا کش لیا۔ اسکا دل جل رہا تھا۔ وہ کیسا بیٹا تھا جسکی وجہ سے اسکی ماں اپنے قیمتی آنسو ضائع کر رہی تھیں۔ وہ سوچوں میں گم تھا جب کوئی اسکے ساتھ آکر بیٹھا۔ اسنے سیدھے ہو کر آنکھیں کھولیں تو سامنے ایک سفید مومی ہاتھ جو س کا گلاس تھامے اسکی طرف بڑھا۔ اسنے نظر اٹھا کر دیکھا تو پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں۔

گلاس ہے میرا ہاتھ نہیں جسے آپ تھامنے سے جھجھک رہے ہیں ہاشم خان۔ "اسنے مسکرا" کر گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہاشم نے گلاس تھام کر سامنے ٹیبل پر رکھا۔ پھر بنا اسے دیکھے سگریٹ پینے میں لگن ہو گیا۔ جبکہ تابین کی نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ "کبھی میری طرف بھی متوجہ ہو جایا کریں ہاشم اتنی بری تو ہر گز نہیں



## Classic Urdu Material

ہوں۔" اسنے حسرت سے کہا۔

تم اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتی تاہین حسن آفندی۔" ہاشم کی برداشت جواب " دے گئی تو وہ اسے گھور کر بولا۔

چلیں غصے میں ہی سہی آپ نے مجھے دیکھا تو۔" اسکے گھورنے کو انور کرتی وہ مسکرائی " تھی۔ اسکی بات پر ہاشم خان کا دماغ گرم ہوا۔

میرے سامنے مت آیا کرو تاہین حسن آفندی ورنہ۔" اسنے لفظ چبائے۔

ورنہ۔۔۔" اسنے ہاشم کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ کر دلکشی سے کہا۔" اگر سامنے آتی رہی تو"

کیا آپ مجھ سے محبت کرنے لگے گیں؟" اسنے شرارت سے آنکھیں گھمائیں۔

اوشٹ اپ۔۔۔ تم کیوں ہمیشہ اپنے آپ کو مجھ پر تھوپنے کی ناکام کوشش کرتی رہتی "

ہو۔" وہ ترشی سے بولا تو تاہین نے دکھ سے اسے دیکھا۔

آپ ایسا کیوں کرتے ہیں میرے ساتھ؟" اسنے مدھم آواز میں پوچھا۔

## Classic Urdu Material

فارگاڈ سیک تائین اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ اور میرا پیچھا کرنا چھوڑ دو، بھول جاؤ" مجھے۔ "وہ سپاٹ انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ جانے کے لئے قدم اٹھایا ہی تھا کہ تائین نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

یعنی کہ جینا چھوڑ دوں؟ "وہ اداسی سے ہنستی اٹھ کر اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔ "آپ سے" بہت محبت ہے ہاشم خان۔۔۔ آپ اس بات کو سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔" اسنے محبت بھری نظروں سے اس ظالم شخص کو دیکھا۔

اور تم اس بات کو کیوں نہیں سمجھتی کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے اور نہ ہو سکتی " ہے۔ "ہاشم نے سرد و طنزیہ انداز میں کہہ کر ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کیا۔

کیوں نہیں ہو سکتی۔ "اسکے لہجے سے ظاہر تھا کہ اس شخص کی بات نے اسکے دل پر حشر" برپا کر دیا تھا۔ "مجھے تو محبت ہو گئی ناں۔۔۔ پچھلے پانچ سالوں سے آپکے پیچھے ماری ماری پھر رہی ہوں۔ پھر آپ کیوں پتھر بنے ہیں۔۔۔ پگھل کیوں نہیں جاتے ہاشم خان۔ یہ

## Classic Urdu Material

مان کیوں نہیں لیتے کہ تابین حسن آفندی آپکی دیوانی ہے۔ "اسنے ٹوٹی بکھری آواز میں کہہ کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔ "آپ قبول کر لیں ناں میری محبت کو ہاشم۔۔۔ تابین حسن آفندی نے صرف اور صرف ہاشم خان کو چاہا ہے۔ مان لیں اس بات کو۔۔۔" درد میں ڈوبی آواز میں کہہ کر اسنے آہستہ سے ہاشم کے شانے پر سر رکھا۔ ہاشم خان کو جیسے کرنٹ چھو گیا۔ اسکا دماغ ابل پڑا پھر اگلے پل اسنے تابین کو کندھوں سے تھام کر ایک زور دار جھٹکے سے پیچھے دھکیلا۔

طوائفوں والی حرکتیں مت کرو تابین حسن آفندی۔ خود کو دوسروں کے گلے کا ہار مت "

بناؤ۔ اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا سیکھو۔ مجھ پر یہ تھرڈ کلاس حربے مت آزمایا کرو سمجھی۔ "وہ غرا کر کہتا ایک سرد نگاہ اس پر ڈال کر لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

تابین کی آنکھوں کے سامنے دھند چھانے لگی۔ دھند کے اس پار اسنے اس بے رحم شخص کو اپنی نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھا

دل اب بھی اسکے قدموں کے ساتھ لپٹ کر اسے روک لینا چاہتا تھا۔ کتنا پاگل تھا ناں اسکا

## Classic Urdu Material

دل، کس حد تک اسکی محبت میں آگے بڑھ چکا تھا کہ وہ اس شخص کے سامنے اپنی انا، عزت نفس، اپنا مان سب کچھ ہار بیٹھی تھی۔ کچھ چیز اگر بچی تھی تو اب بھی اس شخص کی محبت تھی۔ جسے لاکھ کوششوں کے باوجود بھی وہ بھول نہیں پارہی تھی۔ جسم سے جان نکلنے والی ہو گئی۔ دل کرچی کرچی ٹوٹا، قدم لڑکھڑائے اور وہ مغرور سی تابین حسن آفندی ٹوٹی بکھری سی وہاں سے باہر نکلی۔

.....

نازلی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جب اسنے تابین کو کلب سے باہر نکلتے دیکھا۔ اسکی حالت دیکھ کر نازلی کا دل دھڑکا۔ کلب کے اندر جاتے وقت جو زندگی سے بھرپور تابین تھی یہ وہ تو نہ تھی۔ اسکا کھلا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صدیوں کی بیمار ہو۔

تابین کے قدم لڑکھڑائے تو نازلی جھٹ سے دروازہ کھول کر بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی۔ "آپی۔۔ کیا ہوا آپکو؟" اسے تھام کر اسنے پھولی سانسوں کے بیچ پوچھا۔ تابین نے آنسوؤں بھری آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ نازلی کا دل ڈوبا۔۔ اس نے آج تک تابین کو



## Classic Urdu Material

روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا پھر وہ آج کیوں رو رہی تھی۔ تابین بنا کچھ کہے اسکے گلے لگ گئی۔ کافی وقت بعد اس سے جدا ہو کر بولی۔

سوری ناز میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ کیا ہم گھر چلیں؟" اسنے نم آواز میں پوچھا تھا۔"

جی آپی۔۔۔ آئیں چلتے ہیں۔" نازی نے جلدی سے کہا۔ وہ سوچنے لگی کہ اچانک تابین کو " کیا ہو گیا؟ جو وہ اس قدر بری حالت میں تھی۔ نازی اسے تھام کر کار تک لائی۔ اسے سیٹ پر بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی۔ اسنے کار آگے بڑھا کر ایک نظر تابین کو دیکھا۔ تابین بنا کچھ کہے سر سیٹ کی پشت سے ٹیک کر آنکھیں موند گئی۔ نازی نے اسکے مر جھائے چہرے کو دیکھا پھر کچھ سوچتی خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگی۔

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہاشم غصے سے بھر اکل ب سے باہر نکل کر کار میں بیٹھا تھا۔ تابین نامی بلا اسکے پیچھے ہی پڑ گئی تھی۔ اسنے بہت بار اسے آرام سے سمجھانے کی کوشش کی تھی پر وہ تھی کہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آرہی تھی۔ اُسکی باتوں پر جب ہاشم کا دماغ گھومتا تو پھر وہ اسے خوب سناتا اور

## Classic Urdu Material

امید کرتا کہ اب وہ پلٹ کر واپس نہیں آئے گی۔ مگر تاہم ہر بار اسکی سوچ کو غلط ثابت کرتی اور ہر دفعہ اسکے سامنے فریش انداز میں آتی تو اسکی یہ بات ہاشم کو آگ لگانے کے لئے کافی ہوتی تھی۔

وہ کار میں بیٹھا اپنے ابلتے دماغ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ ڈرائیونگ کرنے میں مسئلہ نہ ہو۔ خود پر قابو پاتا وہ ونڈا سکرین سے باہر دیکھ رہا تھا۔ تاہم کو کلب سے نکلتے دیکھ کر اسنے تپ کر نظریں پھیریں اور تبھی اسکی نظر کار سے نکلتی اس لڑکی پر پڑی۔ اسکی سیاہ دلکش آنکھیں اس کا بچ سی لڑکی کے چہرے پر تھم سی گئیں۔

"ایک چہرہ ہے جسے دیکھ کے لمحہ بھر کو"

"دل ٹھہر جاتا ہے، میں آپ دھڑک جاتا ہوں۔"

وہی چہرہ جسے وہ پچھلے کئی دنوں سے ڈھونڈ رہا تھا۔ جسکے نہ ملنے سے اسکا دل بے قرار تھا۔ اسے اپنے سامنے دیکھ کر ہاشم خان کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ وہ بھاگ رہی تھی۔ ہاشم کی نظریں اسکے ساتھ ساتھ گئیں اور تاہم پر جا کر رکیں۔ اگلے پل تاہم اسکے

گلے لگی تھی۔ ہاشم کا دماغ الجھا۔ وہ بنا پلکیں جھپکائے انہیں دیکھنے لگا۔ اسکی نگاہیں ایک ہی نکتے پر جم سی گئیں۔ وہ سوچنے لگا کہ اس کانچ سی لڑکی کا تباہی سے کیا رشتہ ہے۔ دوست، کزن یا بہن؟ وہ الجھ رہا تھا۔ جب وہ سوچوں کے جال سے باہر نکلا تو وہ لوگ وہاں موجود نہ تھیں۔

اسنے جلدی سے نظر پھیر کر کار کو دیکھنا چاہا پر کار بھی غائب تھی۔

اونو۔۔۔ "غصے میں اسنے زور سے اسٹیرنگ وہیل پر ہاتھ مارا۔ پھر خود کو پر سکون کر کے"

لمبی سانس بھری، سیٹ کی پشت سے سر اٹکاتا آنکھیں موند گیا۔ اس چہرے کو سوچ کر غصہ

اپنی موت آپ مر گیا اور اسکے لبوں کے کونوں میں ہلکی سی مسکراہٹ پھیلنے لگی۔

ہوں تو آخر کار تم مجھے مل ہی گئی۔ کچھ قدموں کا فاصلہ پھر تم ہو گی اور میں۔۔۔ ہاشم خان"

تمہیں دنیا سے چرا کر اپنے پاس لے آئے گا۔ پھر تم صرف ہاشم خان کی ہو گی۔ صرف اور

صرف میری۔۔۔ وعدہ رہا تم سے۔ "مدھم آواز میں کہتا وہ جیسے کوئی جادو پھونک رہا

تھا۔ اتنے وقت بعد اس کانچ سی لڑکی کو دیکھ کر ہاشم نے جانا تھا کہ اسکے دل میں اس لڑکی

## Classic Urdu Material

کے لئے محبت سے بڑھ کر کوئی جذبہ ہے۔ جو اسے کسی بھی انتہا تک لے کر جاسکتا  
تھا۔ عشق، جنون، دیوانگی بن گئی تھی وہ ہاشم خان کی۔۔۔ اب اسے پانے کے لئے ہاشم  
خان ہر داؤ لگانے کو تیار تھا۔

.....

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/